سُوْرَةُ الزُّمَرِ

سورۃ الزمر ۳۹ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	ایاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۸
سورۂ زمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	پچھتر آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ

اتارنا ہے کتاب کا اللہ کی جو زبردست ہے حکمتوں والا ف۱ ہم نے اتاری ہے تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی خالص کر کر اسی کے واسطے

الدِّيْنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا

وقف لازم

بندگی سنتا ہے اللہ ہی کیلئے ہے بندگی خالص ف۲ اور جنہوں نے پکڑ رکھے ہیں اس کے سوا حمایتی کہ ہم تو ان کو پوجتے ہیں اس

لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ

واسطے کہ ہم کو پہنچا دیں اللہ کی طرف قریب کے درجہ میں بیشک اللہ فیصلہ کر دیگا ان میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے ہیں ف۳ البتہ اللہ راہ نہیں دیتا اسکو جو ہو جھوٹا حق نہ پہچانے

كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

ناشکرا والا ف۴ اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرے تو چن لیتا اپنی خلق میں سے جو کچھ چاہتا وہ پاک ہے ف۵ وہی ہے اللہ اکیلا دبا رکھنے والا ف۶

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر ف۷ اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤

ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری ہوئی مدت پر سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا ف۸

(۱) چونکہ زبردست ہے اس لئے اس کتاب کے احکام پھیل کر اور نافذ ہو کر رہیں گے۔ کوئی مقابل و مزاحم اس کے شیوع و نفاذ کو روک نہیں سکتا۔ اور حکیم ہے اس لیے دنیا کی کوئی کتاب اس کی خوبیوں اور حکمتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(۲) **خالص اللہ کی عبادت کرو** یعنی حسب معمول اللہ کی بندگی کرتے رہیے جو شوائب شرک و ریاء وغیرہ سے پاک ہو۔ اسی کی طرف قولاً و فعلاً لوگوں کو دعوت دیجئے اور اعلان کر دیجیے کہ اللہ اسی بندگی کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو عمل خالی از اخلاص کی اللہ کے ہاں کچھ پوچھ نہیں۔

ف۱ ہم نے ف۲ بنا ف۳ پاس ف۴ رستہ ف۵ ناشکرا ف۶ زور آور۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۳) **مشرکین کے حیلے اور اس کا جواب** مشرک لوگ یہ ہی کہا کرتے ہیں کہ ان چھوٹے خداؤں اور دیوتاؤں کی پرستش کر کے ہم بڑے خدا سے نزدیک ہو جائیں گے۔ اور وہ ہم پر مہربانی کرے گا جس سے ہمارے کام بنجائیں گے اس کا جواب دیا کہ ان لچر پوچ حیلوں سے توحید خالص میں جو جھگڑے ڈال رہے ہو اور اہلِ حق سے اختلاف کر رہے ہو اُس کا عملی فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگے چل کر ہو جائیگا

(۴) یعنی جس نے دل میں یہ ہی ٹھان لی کہ کبھی سچّی بات کو نہ مانونگا، جھوٹ اور ناحق ہی پر ہمیشہ اڑا رہونگا منعم حقیقی کو چھوڑ کر جھوٹے محسنوں ہی کی بندگی کرونگا۔ اللہ کی عادت ہے کہ ایسے بد باطن کو فوز و کامیابی کی راہ نہیں دیتا۔

(۵) **اللہ کی اولاد کے عقیدے کا عقلی رد** یہاں سے اُن کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرتے ہیں۔ جیسا کہ نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ساتھ ہی تین خداؤں میں کا ایک خدا مانتے ہیں۔ یا عرب کے بعض قبائل فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر بفرض محال اللہ یہ ارادہ کرتا کہ اُس کی کوئی اولاد ہو تو ظاہر ہے وہ اپنی مخلوق ہی میں سے کسی کو اس کام کے لیے چُنتا۔ کیونکہ دلائل سے ثابت ہو چکا کہ ایک خدا کے سوا جو کوئی چیز ہے سب اُسی کی مخلوق ہے۔ اب ظاہر ہے کہ مخلوق اور خالق میں کسی درجہ میں بھی نوعی یا جنسی اشتراک نہیں۔ پھر ایک دوسرے کا باپ یا بیٹا کیسے بن سکتا ہے اور جب مخلوق و خالق میں یہ رشتہ محال ہے تو اللہ کی طرف سے ایسا ارادہ کرنا بھی محال ہوگا۔ علاوہ بریں فرض کیجئے یہ چیز محال نہ ہوتی تب بھی فرشتوں کو بیٹیاں بنانا تو کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتا تھا جب مخلوق میں سے انتخاب کی ٹھہرتی تو اس کا کیا مطلب کہ خدا اپنے لیے گھٹیا چیز انتخاب کرتا اور بڑھیا اولاد چن چن کر تمہیں دیدیتا۔

(۶) یعنی ہر چیز اُس کے سامنے دبی ہوئی ہے اُس پر کسی کا دباؤ نہیں۔ نہ کسی چیز کی اُسے حاجت، پھر اولاد بنانا آخر کس غرض سے ہوگا۔

(۷) **دن رات کی تبدیلیاں** مغرب کے وقت مشرق کی طرف دیکھو، معلوم ہوگا کہ اُفق سے ایک چادر تاریکی کی اُٹھتی ہوئی چلی آرہی ہے اور اپنے آگے سے دن کی روشنی کو مغرب کی طرف صفائی سے لپیٹتی جاتی ہے۔ اسی طرح صبح صادق کے وقت نظر آتا ہے کہ دن کا اُجالا رات کی ظلمت کو مشرق سے ڈھکیلتا ہوا آرہا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ایک پر دوسرا چلا آتا ہے توڑا نہیں پڑتا۔

(۸) **اللہ کی قدرت کے مظاہر** یعنی اسی زبردست قدرت سے یہ انتظام قائم کیا اور تمام رکھا ہے لوگوں کی گستاخیاں اور شرارتیں تو ایسی ہیں کہ سب نظام درہم برہم کر دیا جائے۔ لیکن وہ بڑا بخشنے والا اور درگذر کرنے والا ہے اپنی شان عفو و مغفرت سے ایک دم ایسا نہیں کرتا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ

بنایا تم کو ایک جی سے[۱] پھر بنایا اُسی سے اُس کا جوڑا ف۹ اور اُتارے تمہارے واسطے چوپایوں سے آٹھ نر و ماده ف۱۰ بناتا ہے تم کو

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

ماں کے پیٹ میں ایک طرح پر دوسری[۲] طرح کے پیچھے ف۱۱ یعنی اندھیروں کے بیچ ف۱۲ وہ اللہ ہے رب تمہارا اُسی کا راج ہے کسی کی بندگی نہیں اُسکو سوائے

تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا

پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہو ف۱۳ اگر تم منکر ہو گے تو اللہ پروا نہیں رکھتا تمہاری اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کا منکر ہونا ف۱۴ اور اگر اُس کا حق مانو گے تو اسکو تمہارے یہی پسند آئیگا ف۱۵

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اور نہ اُٹھائیگا کوئی اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا ف۱۶ پھر اپنے رب کی طرف تم کو پھر جانا ہے تو وہ جتلائیگا تم کو جو تم کرتے تھے مقرر اُس کو خبر ہے دلوں کی بات کی ف۱۷

[۱] شخص [۲] دوسری طرح پر پہلی طرح کے بعد [۳] اُسے

Brought To You By www.e-iqra.info

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ

اور جب آ لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اُسکی طرف پھر جب بخشے اُسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جائے اُس کو کہ جس کے لیے پکار رہا تھا

مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۣ اِنَّكَ مِنْ

پہلے سے اور ٹھہرائے اللہ کی برابر اوروں کو تاکہ بہکائے اُسکی راہ سے ف۱۸ تو کہہ برت لے ساتھ اپنے کفر کے تھوڑے دنوں تو ہے دوزخ

اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ

والوں میں ف۱۹ بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتا ہوا اور کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا اور اُمید رکھتا ہے اپنے رب کی مہربانی کی

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ

تو کہہ کوئی برابر ہوتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ سوچتے وہی ہیں جن کو عقل ہے ف۲۰ تو کہہ اے بندو میرے ف۲۱

اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنہوں نے نیکی کی اُس دنیا میں اُنکے لیے ہی ہے بھلائی ف۲۲ اور زمین اللہ کی کشادہ ہے صبر کرنیوالوں

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ

ہی کو ملتا ہے اُن کا ثواب بے شمار ف۲۳ تو کہہ مجھ کو حکم ہے کہ بندگی کروں اللہ کی خالص کر کر اُسکے لیے بندگی اور حکم ہے

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

کہ میں ہوں سب سے پہلے حکم بردار ف۲۴

(۹) یعنی آدم علیہ السلام اور اُن کا جوڑا حضرت حوّا۔

(۱۰) یعنی تمہارے نفع اٹھانے کے لیے چوپایوں میں آٹھ نر و مادہ پیدا کیے۔ اونٹ گائے، بھیڑ، بکری جن کا ذکر "سورۂ انعام" میں گذر چکا۔

(۱۱) **انسان کی تخلیق** یعنی بتدریج پیدا کیا۔ مثلاً نطفہ سے علقہ بنایا علقہ سے مضغہ بنایا، پھر ہڈیاں بنائیں اور اُن پر گوشت منڈھا، پھر روح پھونکی۔

(۱۲) **تین اندھیریاں** ایک پیٹ دوسرا رحم تیسری جھلّی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ وہ جھلّی بچہ کے ساتھ نکلتی ہے۔

(۱۳) **توحید کی دلیل** یعنی جب خالق، رب، مالک اور مَلِک وہ ہی ہے تو معبود اُس کے سوا کون ہو سکتا ہے۔ خدائے واحد کے لیے اِن صفات کا اقرار کرنے کے بعد دوسرے کی بندگی کیسی۔ مطلب کے اتنا قریب پہنچ کر کدھر پھرے جاتے ہو۔

(۱۴) یعنی کافر بن کر اس کے انعامات و حقوق کا انکار کرو گے تو تمہارا ہی نقصان ہے، اُس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ کفر سے راضی نہیں۔ اپنے بندوں کے کافر و منکر بننے سے ناخوش ہوتا ہے اور اس چیز کو اُن کے لیے ناپسند کرتا ہے۔

(۱۵) **اللہ شکر گذاری پسند کرتا ہے** یعنی بندے اُس کا حق مان کر مطیع و شکر گذار بنیں۔ یہ بات اُس کو پسند ہے جس کا نفع اُنہی کو پہنچتا ہے۔

ف۱ باوجود اپنے منکر ہونے کے ف۲ سہارنے والوں۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۶) یعنی ناشکری کوئی کرے اور پکڑا کوئی جائے، ایسا اندھیر اُس کے یہاں نہیں۔ جو کرے گا سو بھرے گا۔

(۱۷) یعنی وہاں جاکر سب کے اچھے بُرے عمل سامنے رکھ دیے جائیں گے۔ کوئی چھوٹا بڑا کام گم نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ دلوں کی تہ میں جو بات چھپی ہوئی ہو اُسے بھی جانتا ہے۔

(۱۸) **انسان کی ناشکری کا حال** | یعنی انسان کی حالت عجیب ہے مصیبت پڑے پر تو ہمیں یاد کرتا ہے، کیونکہ دیکھتا ہے کوئی مصیبت کو ہٹانے والا نہیں۔ پھر جہاں اللہ کی مہربانی سے ذرا آرام اور اطمینان نصیب ہوا معاً وہ پہلی حالت بھول جاتا ہے جس کے لیے ابھی ابھی ہم کو پکار رہا تھا۔ عیش و تنعم کے نشہ میں ایسا مست و غافل ہو جاتا ہے گویا کبھی ہم سے واسطہ ہی نہ تھا اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسرے جھوٹے اور من گھڑت خداؤں کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے اور ان کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جو خدائے واحد کے ساتھ کرنا چاہیئے تھا۔ اس طرح خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور اپنے قول و فعل سے دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

(۱۹) یعنی اچھا۔ کافرہ کر چند روز یہاں اور عیش اُڑا لے۔ اور خدا نے جب تک مہلت دے رکھی ہے دنیا کی نعمتوں سے تمتع کرتا رہ اس کے بعد تجھے دوزخ میں رہنا ہے جہاں سے کبھی چھٹکارا نصیب نہ ہوگا۔

(۲۰) **فرماں بردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے** | یعنی جو بندہ رات کی نیند اور آرام چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگا۔ کبھی اُس کے سامنے دست بستہ کھڑا رہا، کبھی سجدہ میں گرا۔ ایک طرف آخرت کا خوف اُس کے دل کو بیقرار کیے ہوئے ہے اور دوسری طرف اللہ کی رحمت نے ڈھارس بندھا رکھی ہے۔ کیا یہ سعید بندہ اور وہ بدبخت انسان جس کا ذکر اوپر ہوا کہ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتا ہے اور جہاں مصیبت کی گھڑی ٹلی خدا کو چھوڑ بیٹھا، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہو تو یوں کہو کہ ایک عالم اور جاہل یا سمجھدار اور بیوقوف میں کچھ فرق نہ رہا۔ مگر اس بات کو بھی وہ ہی سوچتے سمجھتے ہیں جن کو اللہ نے عقل دی ہے۔

(۲۱) یعنی اللہ کی طرف سے یہ پیام پہنچا دو۔

(۲۲) **نیکی میں دنیا کی بھلائی بھی مضمر ہے۔** | یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی آخرت میں اُس کے لیے بھلائی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ جس نے نیکی کی اُس کو آخرت سے پہلے اسی دنیا میں بھلائی ملیگی ظاہری یا باطنی۔

(۲۳) **ہجرت کے فضائل** | یعنی اگر ایک ملک میں لوگ نیک راہ چلنے سے مانع ہوں تو خدا کی زمین کشادہ ہے، دوسرے ملک میں چلے جاؤ جہاں آزادی سے اُس کے احکام بجا لا سکو۔ بلاشبہ اس طرح ترک وطن کرنے میں بہت مصائب برداشت کرنا پڑیں گی اور طرح طرح کے خلاف عادت و طبیعت امور پر صبر کرنا پڑے گا۔ لیکن یاد رہے کہ بے شمار ثواب بھی ملے گا۔ تو صرف کرنے والوں ہی کو ملیگا اُس کے مقابلہ میں دنیا کی سب سختیاں اور تکلیفیں ہیچ ہیں۔

(۲۴) **آنحضرتؐ سب سے پہلے فرمانبردار بندے ہیں** | چنانچہ آپ عالم شہادت میں اِس اُمّت کے لحاظ سے اور عالم غیب میں تمام اوّلین و آخرین کے اعتبار سے اللہ کے سب سے پہلے حکمبردار بندے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ﴿١٤﴾

تو کہہ میں ڈرتا ہوں اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا ایک بڑے دن کے عذاب سے ف۲۵ تو کہہ میں تو اللہ کو پوجتا ہوں خالص کر کر اپنی بندگی اُس کے

فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ

واسطے اب تم پوجو جس کو چاہو اُسکے سوائے ف۲۶ تو کہہ بڑے ہارنے والے وہ جو ہار بیٹھے اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن سنتا ہو یہی ہے

Brought To You By www.e-iqra.info

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ

صریح ٹوٹا ف۲۷ اُن کے واسطے اوپر سے بادل ہیں آگ کے اور نیچے سے بادل ف۲۸ اس چیز سے ڈراتا ہے اللہ

بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ

اپنے بندوں کو اے بندو میرے تو مجھ سے ڈرو ف۲۹ اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ اُن کو پوجیں اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف اُن کے لیے ہے خوشخبری ف۳۰

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ

سو تو خوشی سُنا دے میرے بندوں کو جو سنتے ہیں بات پھر چلتے ہیں اُس پر جو اُس میں نیک ہے ف۳۱ وہی ہیں جن کو سمجھ دیا اللہ نے اور وہی ہیں

هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ

عقل والے ف۳۲ بھلا جس پر ٹھیک ہو چکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کر سکیگا اُسکو جو آگ میں پڑ چکا ف۳۳ لیکن جو ڈرتے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

ہیں اپنے رب سے اُن کے واسطے ہیں محلوں کے اُن کے اوپر اور محلوں کے چنے ہوئے ف۳۴ اُن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں وعدہ ہو چکا اللہ کا اللہ نہیں

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

خلاف کرتا اپنا وعدہ تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشموں میں زمین کے ف۳۵ پھر نکالتا ہے اُس سے کھیتی

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى

کئی کئی رنگ ف۳۶ پھر آئے تیاری پر تو تو دیکھے اُس کا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہے اُسکو چورا بیشک اس میں نصیحت ہے عقلمندوں کے

الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ع ۲۲

واسطے ف۳۷ بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے دین اسلام کیواسطے سو وہ روشنی میں ہے اپنے رب کی طرف سے سو خرابی ہے اُن کو جن کے دل سخت

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

ہیں اللہ کی یاد سے وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکنے میں صریح ف۳۸

(۲۵) یعنی مجھ جیسا معصوم و مقرب بھی اگر بفرض محال نافرمانی کرے تو اُس دن کے عذاب سے مامون نہیں "نابدیگراں چہ رسد"

(۲۶) یعنی بس تو خدا کے حکم کے موافق نہایت اخلاص سے اُسی اکیلے کی بندگی کرتا ہوں۔ تم کو اختیار ہے جس کی چاہو پوجا کرتے پھرو۔ ہاں اتنا سوچ لینا کہ انجام کیا ہوگا۔ آگے اُسے کھولتے ہیں۔

(۲۷) مشرکین ہی خاسرین ہیں۔ یعنی مشرکین نہ اپنی جان کو عذاب الٰہی سے بچا سکے نہ اپنے گھر والوں کو سب کو جہنم کے شعلوں کی نذر کر دیا۔ اس سے زیادہ خسارہ کیا ہوگا۔

(۲۸) یعنی ہر طرف سے آگ محیط ہوگی جیسے گھٹا چھا جاتی ہے۔

(۲۹) یعنی سمجھ لو۔ یہ چیز ڈرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اللہ کے غضب سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

(۳۰) یعنی جنہوں نے شیطانوں کا کہا نہ مانا اور سب شرکاء سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف رجوع ہوئے، اُن کے لیے ہے بڑی بھاری

ف۳۱ اس آگ میں پڑے کو ف۳۲ چلتی ف۳۳ بدلنے والی ف۳۴ ریزہ ریزہ۔ ف۳۵ بیکنے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

خوشخبری۔ (۳۱) **اہل انابت کو خوش خبری ہے** یعنی سب طرح کی باتیں سُنتے ہیں۔ پھر اُن میں جو بات اچھی ہو اُس پر چلتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ خدا کی بات سُنتے ہیں اور اُس میں جو ہدایات اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں ..... اُن پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک چیز رخصت و اباحت کی سُنی، دوسری عزیمت کی، تو عزیمت کی طرف جھپٹتے ہیں۔ رخصتوں کا تتبع نہیں کرتے۔ یا یوں ترجمہ کرو کہ اللہ کا کلام سُن کر اُس کی بہترین باتوں کا اتباع کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس کی ساری باتیں بہتر ہی ہیں۔ کذا قال المفسرون حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک اور طرح اس کا مطلب بیان کیا ہے۔ "چلتے ہیں اُس کے نیک پر۔ یعنی حکم پر چلنا کہ اُس کو کرتے ہیں۔ اور منع پر چلنا کہ اُس کو نہیں کرتے۔ اُس کا کرنا نیک ہے۔ اس کا نہ کرنا نیک ہے"

(۳۲) یعنی کامیابی کا راستہ ان ہی کو ملا ہے کیونکہ اُنہوں نے عقل سے کام لے کر توحید خالص اور انابت الی اللہ کا راستہ اختیار کیا۔

(۳۳) یعنی جن پر اُن کی ضد و عناد اور بداعمالیوں کی بدولت عذاب کا حکم ثابت ہو چکا، کیا وہ کامیابی کا راستہ پا سکتے ہیں بھلا ایسے بدبختوں کو جو شقاوت ازلی کے سبب آگ میں گر چکے ہوں، کون آدمی راہ پر لا سکتا ہے اور کون آگ سے نکال سکتا ہے۔

(۳۴) **جنت کے درجات** یہ جنت کے درجات کی طرف اشارہ ہوا۔ اور یہ کہ وہ سب تیار ہیں۔ نہ یہ کہ قیامت کے روز تیار کیے جائیں گے۔

(۳۵) **بارش اور پانی کے چشمے** یعنی بارش کا پانی پہاڑوں اور زمینوں کے مسام میں جذب ہو کر چشموں کی صورت میں پھوٹ نکلتا ہے باقی اگر چشموں کے حدوث کا کوئی اور سبب بھی ہو، اس کی نفی آیت سے نہیں ہوتی۔

(۳۶) یا مختلف قسم کی کھیتیاں مثلاً گیہوں چاول وغیرہ۔

(۳۷) **اہل عقل کے لئے سامان ہدایت** یعنی عقلمند آدمی کھیتی کا حال دیکھ کر نصیحت حاصل کرتا ہے کہ جس طرح اس کی رونق اور سرسبزی چند روزہ تھی، پھر چورا چورا کیا گیا۔ یہ ہی حال دنیا کی چہل پہل کا ہوگا۔ چاہیے کہ آدمی اس کی عارضی بہار پر مفتون ہو کر انجام سے غافل نہ ہو جائے جیسے کھیتی مختلف اجزاء سے مرکب ہے۔ مثلاً اُس میں دانہ ہے جو آدمیوں کی غذا بنتا ہے اور بھوسہ بھی ہے جو جانوروں کا چارہ بنتا ہے۔ اور ہر ایک جزء سے منتفع ہونا بدون اس کے ممکن نہیں کہ دوسرے اجزاء سے اُس کو الگ کریں اور اپنے اپنے ٹھکانہ پر پہنچائیں۔ اسی طرح دنیا کو سمجھ لو کہ اس میں نیکی بدی، راحت، تکلیف وغیرہ سب ملی جُلی ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ یہ کھیتی کٹے اور خوب چُورا چورا کیجائے۔ پھر اُس میں سے ہر ایک جزء کو اُس کے مناسب ٹھکانے پر پہنچا دیا جائے، نیکی اور راحت اپنے مرکز و مستقر پر پہنچ جائے اور بدی یا تکلیف اپنے خزانہ میں جا ملے۔ غرض کھیتی کے مختلف احوال دیکھ کر عقلمند لوگ بہت مفید سبق حاصل کر سکتے ہیں نیز مضمون آیت میں ادھر بھی اشارہ ہو گیا کہ جس خدا نے آسمانی بارش سے زمین میں چشمے جاری کر دیے وہ ہی جنت کے محلات میں نہایت قرینہ کے ساتھ نہروں کا سلسلہ جاری کر دے گا

(۳۸) **مسلمان کے لئے اللہ کا نور** یعنی دونوں برابر کہاں ہو سکتے ہیں ایک وہ جس کا سینہ اللہ نے قبول اسلام کے لئے کھول دیا نہ اُسے اسلام کے حق ہونے میں کچھ شک و شبہ ہے نہ احکام اسلام کی تسلیم سے انقباض۔ حق تعالیٰ نے اُس کو توفیق و بصیرت کی ایک عجیب روشنی عطا فرمائی جس کے اُجالے میں نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ اللہ کے راستہ پر اُڑا چلا جا رہا ہے۔ دوسرا وہ بدبخت جس کا دل پتھر کی طرح سخت ہو، نہ کوئی نصیحت اُس پر اثر کرے نہ خیر کا کوئی قطرہ اُس کے اندر گھُسے، کبھی خدا کی یاد کی توفیق نہ ہو۔ یوں ہی اوہام وا ہوا اور رسوم و تقلید آباء کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرے۔

---

[1] ایک سی [2] بہکے

Brought To You By www.e-iqra.info

اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب ف۳۹ آپس میں ملتی دوہرائی ہوئی ف۴۰ بال کھڑے ہوتے ہیں اس سے کھال پر ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے

تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ

پھر نرم ہوتی ہیں ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کی یاد پر ف۴۱ یہ ہے راہ دینا اللہ کا اس طرح راہ دیتا ہے جس کو چاہے اور جس کو راہ بھلائے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

اللہ اسکو کوئی نہیں سمجھانے والا ف۴۲ بھلا ایک وہ جو روکتا ہے اپنے منہ پر برا عذاب دن قیامت کے اور کہے گا بے انصافوں کو چکھو جو تم کماتے

تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ

تھے ف۴۳ جھٹلا چکے ہیں ان سے اگلے پھر پہنچا ان پر عذاب ایسی جگہ سے کہ انکو خیال بھی نہ تھا پھر چکھائی ان کو اللہ

الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ

نے رسوائی دنیا کی زندگی میں .. اور عذاب آخرت کا تو بہت ہی بڑا ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی ف۴۴ اور ہم نے بیان کی لوگوں کے واسطے

هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

اس قرآن میں سب چیز کی مثل تاکہ وہ دھیان کریں قرآن ہے عربی زبان کا جس میں کجی نہیں تاکہ وہ بچ کر

يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

چلیں ف۴۵ اللہ نے بتلائی ایک مثل ایک مرد ہے کہ اس میں شریک ہیں کئی ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کیا برابر ہوتی ہیں دونوں مثل ف۴۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ

سب خوبی اللہ کے لیے ہی پر وہ بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۴۷ بیشک تو بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنا ہے پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے رب کے

رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

آگے جھگڑو گے ف۴۸

(۳۹) یعنی دنیا میں کوئی بات اس کتاب کی باتوں سے بہتر نہیں۔

(۴۰) **متشابہ مثانی آیات** یعنی صحیح، صادق، مضبوط، نافع، معقول، اور فصیح و بلیغ ہونے میں کوئی آیت کم نہیں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہے، مضامین میں کوئی اختلاف و تعارض نہیں۔ بلکہ بہت سی آیات کے مضامین ایسے متشابہ واقع ہوئے ہیں کہ ایک آیت کو دوسری کی طرف لوٹانے سے صحیح تفسیر معلوم ہو جاتی ہے "القرآن یفسر بعضہ بعضاً" اور مثانی یعنی دوہرائی ہوئی کا "متشابہ" و "مثانی" کا مطلب یہ لیا ہے کہ بعض آیات میں ایک ہی طرح کے مضمون کا سلسلہ دور تک چلا جاتا ہے وہ متشابہ ہوئیں اور بعض جگہ ایک نوعیت کے مضمون کے ساتھ دوسرے جملہ میں اس کے مقابل کی نوعیت کا مضمون بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً "اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ" یا "نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ"

ف۴۱ ایسی سے لیتا ہے۔ ف۴۲ خبر بھی نہ تھی کہ تجھے بھی مرنا ہے۔ ف۴۳ مر جائینگے

Brought To You By www.e-iqra.info

یا "وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ"۔ ایسی آیات کو مثانی کہیں گے کہ ان میں دو مختلف قسم کے مضمون بیان ہوئے

(۴۱) قرآنی آیات کی تاثیر یعنی کتاب اللہ سن کر اللہ کے خوف اور اُس کے کلام کی عظمت سے اُن کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کھالیں نرم پڑ جاتی ہیں۔ مطلب یہ کہ خوف و رعب کی کیفیت طاری ہو کر اُن کا قلب و قالب اور ظاہر و باطن اللہ کی یاد کے سامنے جھک جاتا ہے اور اللہ کی یاد اُن کے بدن اور روح دونوں پر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے یہ حال اقویائے کاملین کا ہوا۔ اگر کبھی ضعفاء و ناقصین پر دوسری قسم کی کیفیات و احوال طاری ہو جائیں مثلاً غشی یا صعقہ وغیرہ تو اُس کی نفی آیت سے نہیں ہوتی۔ اور نہ ان کی تفصیل اُن پر لازم آتی ہے۔ بلکہ اس طرح از خود رفتہ اور بے قابو ہو جانا عموماً وارد کی قوت اور مورد کے ضعف کی دلیل ہے۔ جامع ترمذی میں ایک حدیث بیان کرتے وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر اس قسم کے بعض احوال کا طاری ہونا مصرّح ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴۲) یعنی جس کے لئے حکمت الٰہی مقتضی ہو اس طرح کامیابی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور اس شان سے منزل مقصود کی طرف لے چلتے ہیں۔ اور جس کو سوء استعداد کی وجہ سے خدا تعالیٰ ہدایت کی توفیق نہ دے۔ آگے کون ہے جو اُس کی دستگیری کر سکے۔

(۴۳) آخرت میں ظالموں پر عذاب آدمی کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے سے کوئی حملہ ہو تو ہاتھوں پر روکتا ہے۔ لیکن محشر میں ظالموں کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اس لیے عذاب کی تپیٹریں سیدھی منہ پر پڑیں گی۔ تو ایسا شخص جو بدترین عذاب کو اپنے منہ پر روکے اور اس سے کہا جائے کہ اب اس کام کا مزہ چکھ جو دنیا میں کیے تھے کیا اُس مومن کی طرح ہو سکتا ہے جسے آخرت میں کوئی تکلیف اور گزند پہنچنے کا اندیشہ نہیں، اللہ کے فضل سے مطمئن اور بے فکر ہے۔ ہرگز نہیں۔

(۴۴) پچھلی قوموں کی تکذیب اور ہلاکت یعنی بہت قومیں تکذیب انبیاء کی بدولت دنیا میں ہلاک اور رسوا کی جا چکی ہیں اور آخرت کا اشد عذاب جوں کا توں رہا۔ تو کیا موجودہ مکذبین مطمئن ہیں کہ اُن کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کیا جائیگا۔ ہاں سمجھ ہوتی تو کچھ فکر کرتے۔

(۴۵) قرآن میں کوئی کجی نہیں یعنی اُن کا نہ سمجھنا اپنی غفلت اور حماقت سے ہے۔ قرآن کے سمجھانے میں کوئی کمی نہیں۔ قرآن تو بات بات کو مثالوں اور دلیلوں سے سمجھاتا ہے تا لوگ اُن میں دھیان کر کے اپنی عاقبت درست کریں۔ قرآن ایک صاف عربی زبان کی کتاب ہے جو اُس کے مخاطبین اولین کی مادری زبان تھی۔ اُس میں کوئی ٹیڑھی ترچھی بات نہیں۔ سیدھی اور صاف باتیں ہیں جن کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ کسی طرح کا اختلال اور کجی اُس کے مضامین یا عبارت میں نہیں۔ جن باتوں کو منوانا چاہتا ہے، نہ اُنکا ماننا مشکل اور جن چیزوں پر عمل کرانا چاہتا ہے نہ اُن پر عمل کرنا محال، غرض یہ ہے کہ لوگ بسہولت اُس سے مستفید ہوں۔ اعتقادی و عملی غلطیوں سے بچ کر چلیں۔ اور صاف صاف نصیحتیں سُن کر اللہ سے ڈرتے رہیں۔

(۴۶) شرک اور توحید کی ایک بلیغ مثال یعنی کئی حصہ دار ایک غلام یا نوکر میں شریک ہیں اور ہر حصہ دار اتفاق سے کج خلق، بیمروت، غلام تنہا اُس کے کام میں لگا رہے دوسرے شرکاء سے سروکار نہ رکھے اس کھینچ تان میں ظاہر ہے غلام سخت پریشان اور پراگندہ دل ہوگا۔ برخلاف اُس کے جو غلام پورا ایک کا ہو، اُسے ایک طرح کی یکسوئی اور طمانیت حاصل ہوگی اور کئی آقاؤں کو خوش رکھنے کی کشمکش میں گرفتار نہ ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں غلام برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مشرک اور موحد کو سمجھ لو۔ مشرک کا دل کئی طرف بٹا ہوا ہے اور کتنے ہی جھوٹے معبودوں کو خوش رکھنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس کے برخلاف موحد کی کل توجہات خیالات اور دوا دوش کا ایک مرکز ہے۔ وہ پوری یکجہتی کے ساتھ اُس کے خوش رکھنے کی فکر میں ہے اور سمجھتا ہے کہ اُس کی خوشنودی

Brought To You By www.e-iqra.info

کے بعد کسی کی خوشنودی کی ضرورت نہیں۔ اکثر مفسرین نے اس مثال کی تقریر اسی طرح کی ہے۔ مگر حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ "ایک غلام جو کئی کا ہو، کوئی اُس کو اپنا نہ سمجھے، تو اُس کی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو، وہ اُس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے اُن کی جو ایک رب کے بندے ہیں، اور جو کئی رب کے بندے ہیں"۔

(۴۷) یعنی سب خوبی اللہ کے لیے ہے کہ کیسے اعلیٰ مطالب و حقائق کو کیسی صاف اور دلنشین امثال و شواہد سے سمجھا دیتے ہیں مگر اس پر بھی بہت بدنصیب ایسے ہیں جو ان واضح مثالوں کے سمجھنے کی توفیق نہیں پاتے۔

(۴۸) قیامت میں لوگوں کا جھگڑا یعنی جیسے مشرکین اور موحدین میں جو اختلاف ہوا اُس کا اثر قیامت کے دن علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر ہوگا جس وقت پیغمبر اور اُمتی سب اکٹھے کئے جائیں گے اور کفار، انبیاءؑ اور مؤمنین کے مقابلہ میں جھگڑے اور حجتیں نکالیں گے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "کافر منکر ہوں گے کہ ہم کو کسی نے حکم نہیں پہنچایا۔ پھر فرشتوں کی گواہی اور زمین و آسمان کی اور ہاتھ پاؤں کی گواہی سے ثابت ہوگا"۔ کہ اس ادعا میں جھوٹے ہیں اسی طرح دوسرے تمام جھگڑوں کا فیصلہ بھی اُس دن پروردگار کے سامنے ہوگا۔ بہتر یہ ہی کہ لفظ "اختصام" کو عام رکھا جائے تا احادیث و آثار کے خلاف نہ ہو۔

Brought To You By www.e-iqra.info

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ

پھر اُس سے ظالم زیادہ کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہنچی اُس کے پاس کیا نہیں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

دوزخ میں ٹھکانا منکروں کا ف۴۹ اور جو لے کر آیا سچی بات اور سچ مانا جس نے اُس کو وہی لوگ ہیں

الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ

ڈر والے ف۵۰ اُن کے لئے ہر جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس یہ ہے بدلا نیکی والوں کا تاکہ اُتار دے اللہ اُن

عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

پر سے برے کام جو انہوں نے کیے تھے اور بدلہ دیں اُن کو ثواب بہتر کاموں کا جو وہ کرتے تھے ف۵۱

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

کیا اللہ بس نہیں اپنے بندہ کو اور تجھ کو ڈراتے ہیں اُن سے جو اُس کے سوائے ہیں اور جس کو راہ بھلائے اللہ تو کوئی نہیں اُسکو

مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

راہ دینے والا اور جس کو راہ سجھائے اللہ تو کوئی نہیں اُسکو بھلا بنوالا کیا نہیں ہے اللہ زبردست، بدلہ لینے والا ف۵۲ اور جو تو

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اُن سے پوچھے کس نے بنائے آسمان اور زمین تو کہیں اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ

اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف تو وہ ایسے ہیں کہ کھول دیں تکلیف اُسکی ڈالی ہوئی یا وہ چاہے مجھ پر مہربانی تو

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

وہ ایسی ہیں کہ روک دیں اُسکی مہربانی کو تو کہہ مجھ کو بس ہے اللہ اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے ف۵۳

(۴۹) اللہ پر جھوٹ بولنے والا سب سے بڑا ظالم ہے۔ اللہ پر جھوٹ بولا یعنی اُس کے شریک ٹھہرائے یا اولاد تجویز کی، یا وہ صفات اُس کی طرف منسوب کیں جو واقع میں اُس کے لائق نہ تھیں۔ اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہنچی اُس کے پاس یعنی انبیاء علیہم السلام جو سچی باتیں خدا کی طرف سے لائے اُن کو سنتے ہی جھٹلانے لگا۔ سوچنے سمجھنے کی تکلیف بھی گوارا نہ کی۔ بلاشبہ جو شخص سچائی کا اتنا دشمن ہو اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے اور ایسے ظالموں کا ٹھکانا دوزخ کے سوا اور کہاں ہوگا۔ عموماً مفسرین نے آیت کی تفسیر اسی طرح ہے مگر حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی اگر نبی نے (معاذ اللہ) جھوٹ خدا کا نام لیا تو اُس سے بُرا کون۔ اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تم سے بُرا کون"۔ گویا من کذب علی اللہ اور کذَّبَ بالصِّدْقِ کا مصداق الگ الگ قرار دیا۔ اور ایسا ہی آگے وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ الخ میں آتا ہے۔

ف۵ کافی

Brought To You By www.e-iqra.info

(۵۰) **متقی کون ہیں ؟** یعنی خدا سے ڈرنے والوں کی شان یہ ہوتی ہے کہ سچی بات لائیں، ہمیشہ سچ کی تصدیق کریں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں جو سچی بات لیکر آیا وہ نبی، اور جس نے سچ مانا وہ مومن ہے" (گویا دونوں جملوں کا مصداق علیحدہ ہے)

(۵۱) **محسنین کا اجر !** یعنی اللہ تعالیٰ متقین و محسنین کو اُن کے بہتر کاموں کا بدلہ دیگا اور غلطی سے جو بُرا کام ہو گیا ہو معاف کریگا (تنبلیہ) شاید "اسوأ" اور "احسن" (صیغہ تفضیل) اس لیے اختیار فرمایا کہ بڑے درجہ والوں کی ادنیٰ بھلائی اوروں کی بھلائیوں سے اور ادنیٰ بُرائی اوروں کی بُرائیوں سے بھاری سمجھی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

(۵۲) **دیوتاؤں کے مقابلے میں اللہ کافی ہے** چند آیات پہلے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ الخ میں شرک کا رد اور مشرکین کا جہل بیان کیا گیا تھا۔ اُس پر مشرکین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے بتوں سے ڈراتے تھے کہ دیکھو تم ہمارے دیوتاؤں کی توہین کر کے اُن کو غصہ نہ دلاؤ۔ کہیں تم کو (معاذ اللہ) بالکل خبطی اور پاگل نہ بنا دیں۔ اُس کا جواب دیا کہ جو شخص ایک زبردست خدا کا بندہ بن چکا، اُسے اِن عاجز اور بے بس خداؤں سے کیا ڈر ہو سکتا ہے ؟ کیا اُس عزیز منتقم کی امداد و حمایت اُس کو کافی نہیں جو کسی دوسرے سے ڈرے یا لو لگائے یہ بھی ان مشرکین کا خبط و ضلال اور مستقل گمراہی ہے کہ خدائے واحد کے پرستار کو اس طرح کے گیدڑ بھبکیوں سے خوف زدہ کرنا چاہیں۔

ہدایت اور گمراہی صرف اللہ کی طرف سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ٹھیک راستہ پر لگا دینا یا نہ لگانا سب اللہ کے قبضہ میں ہے۔ جب کسی شخص کو اُس کی بدتمیزی اور کجروی کی بناء پر اللہ تعالیٰ کامیابی کا راستہ نہ دے، وہ اسی طرح خبطی اور پاگل ہو جاتا ہے اور موٹی موٹی باتوں کے سمجھنے کی قوت بھی اُس میں نہیں رہتی۔ کیا اِن احمقوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ جو بندہ خداوند قدوس کی پناہ میں آگیا، کونسی طاقت ہے جو اُس کا بال بیکا کر سکے۔ جو طاقت مقابل ہو گی پاش پاش کر دی جائیگی۔ غیرت خداوندی مخلص وفاداروں کا بدلہ لیے بدون نہ چھوڑیگی۔

(۵۳) **اللہ کے نفع و ضرر کو کوئی ٹال نہیں سکتا** یعنی ایک طرف تو خداوند قدوس جو خود تمہارے اقرار کے موافق تمام زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا ہے اور دوسری طرف، پتھر کی بیجان مورتیں، یا عاجز مخلوق جو سب مل کر بھی خدا کی بھیجی ہوئی ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف و راحت کو اس کی جگہ سے نہ ہٹا سکے۔ تم ہی بتاؤ دونوں میں سے کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کو اپنی مدد کے لئے کافی سمجھا جائے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے بھی کہا تھا۔ "اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ جس کا جواب حضرت ہود نے یہ دیا اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (رکوع ۵) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (انعام رکوع ۹)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر میں بھی کام کرتا ہوں اب آگے جان لو گے کس پر آتی ہے آفت

يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

کہ اُس کو رسوا کرے اور اُترتا ہو اُس پر عذاب سدا رہنے والا ۵۴ ہم نے اُتاری ہے تجھ پر کتاب لوگوں کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا

Brought To You By www.e-iqra.info

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى

سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی بات ہے کہ بہکا اپنے برے کو اور تو اُن کا ذمہ دار نہیں ف۵۵ اللہ کھینچ لیتا ہے

الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ

جانیں جب وقت ہو اُنکے مرنے کا اور جو نہیں مریں اُن کو کھینچ لیتا ہے اُنکی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور

يُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک اس بات میں پتے ہیں اُن لوگوں کو جو دھیان کریں ف۵۶ کیا انہوں نے پکڑے ہیں

دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ

اللہ کے سوائے کوئی سفارش والے ف۵۷ تو کہہ اگرچہ ان کو اختیار نہ ہو کسی چیز کا اور نہ سمجھ ف۵۸ تو کہہ اللہ کے اختیار میں ہے ساری

جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ

سفارش اُسی کا راج ہے آسمان اور زمین میں پھر اُسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۵۹ اور جب نام لیجیے خالص اللہ کا رُک جاتے ہیں

قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ

دل اُن کے جو یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے اُس کے سوا اوروں کا تب وہ لگیں خوشیاں کرنے ف۶۰ تو کہہ

اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا

اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

جھگڑ رہے تھے ف۶۱

(۵۴) غالب کون ۔ مومن یا مشرک ؟ یعنی عنقریب پتہ لگ جائیگا کہ خدائے واحد کا بندہ غالب آتا ہے یا صدہا دروازوں کے بھکاری کامیاب ہوتے ہیں۔ واقعات جلد بتلا دیں گے کہ جو بندہ اللہ کی حمایت اور پناہ میں آیا اُس کا مقابلہ کرنے والے آخرکار سب ذلیل و خوار ہوئے (تنبیہ) "عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ" سے دنیا کا اور "عَذَابٌ مُّقِيْمٌ" سے آخرت کا عذاب مُراد ہو واللہ اعلم

(۵۵) انسان کا نفع اور نقصان واضح ہے یعنی تیری زبان پر اس کتاب کے ذریعہ سے سچی بات نصیحت کی کہہ دی گئی اور دین کا راستہ ٹھیک ٹھیک بتلا دیا گیا۔ آگے ہر ایک آدمی اپنا نفع نقصان سوچ لے نصیحت پر چلیگا تو اُسی کا بھلا ہے ورنہ اپنا ہی انجام خراب کریگا۔ تجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ زبردستی اُن کو راہ پر لے آئے۔ صرف پیغام حق پہنچا دینا آپ کا فرض تھا وہ آپ نے ادا کر دیا۔ آگے معاملہ خدا کے سپرد کیجیے جس کے ہاتھ میں مارنا جلانا اور سُلانا جگانا سب کچھ ہے۔

(۵۶) موت اور نیند کی حقیقت حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر واپس بھیجتا ہے۔ یہ ہی نشان ہے آخرت کا۔ معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھینچتی ہے۔ جیسے موت میں۔ اگر نیند میں کھینچ کر رہ گئی وہ ہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو (ظاہری) ہوش کہتے ہیں۔ اور ایک جان جس سے سانس چلتی ہے اور نبضیں اُچھلتی ہیں اور کھانا

ف۵ تجھ پر انکا ذمہ نہیں ف۲ اور جو ف۳ تو بھی ف۴ ایک

Brought To You By www.e-iqra.info

ہضم ہوتا ہے وہ دوسری ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھنچتی (موضح القرآن) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغوی نے نقل کیا ہے کہ نیند میں روح نکل جاتی ہے مگر اُس کا مخصوص تعلق بدن سے بذریعہ شعاع کے رہتا ہے جس سے حیات باطل ہونے نہیں پاتی جیسے آفتاب لاکھوں میل سے بذریعہ شعاعوں کے زمین کو گرم رکھتا ہے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیند میں بھی وہ ہی چیز نکلتی ہے جو موت کے وقت نکلتی ہے لیکن تعلق کا انقطاع ویسا نہیں ہوتا جو موت میں ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۵۷) بتوں کی سفارش ایک وہم ہے یعنی بتوں کی نسبت مشرکین دعوے رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں اُن کے سفارشی ہیں۔ اُن ہی کی سفارش سے کام بنتے ہیں۔ اسی لیے اُن کی عبادت کیجاتی ہے سو اوّل تو شفیع ہونے سے معبود ہونا لازم نہیں آتا۔ دوسرے شفیع بھی وہ بن سکتا ہے جسے اللہ کی طرف سے شفاعت کی اجازت ہو اور صرف اس کے حق میں شفاعت کر سکتا ہے جس کو خدا پسند کرے۔ خلاصہ یہ کہ شفیع کا ماذون ہونا اور مشفوع کا مرتضیٰ ہونا ضروری ہے یہاں دونوں باتیں نہیں۔ نہ اصنام (بتوں) کا ماذون ہونا ثابت ہے نہ کفار کا مرتضیٰ ہونا۔ لہٰذا اُن کا دعویٰ غلط ہوا۔

(۵۸) یعنی بتوں کو نہ اختیار ہے نہ سمجھ، پھر انکو شفیع ماننا عجیب ہے۔

(۵۹) ساری سفارش اللہ کے اختیار میں ہے یعنی فی الحال بھی زمین و آسمان میں اُسی کی سلطنت ہے اور آئندہ بھی اُسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے تو اس کی اجازت و خوشنودی کے بغیر کس کی مجال ہے جو زبان ہلا سکے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے پر اللہ کے حکم سے، نہ تمہارے کہے سے۔ جب موت آئے کسی کے کہے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا۔

(۶۰) توحید کے ذکر پر مشرک کا انقباض مشرک کا خاصہ ہے کہ گو بعض وقت زبان سے اللہ کی عظمت و محبت کا اعتراف کرتا ہے، لیکن اُس کا دل اکیلے خدا کے ذکر اور حمد و ثنا سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں دوسرے دیوتاؤں یا جھوٹے معبودوں کی تعریف کیجائے تو مارے خوشی کے اُچھلنے لگتا ہے جس کے آثار اُس کے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ افسوس یہ ہی حال آج بہت سے نام نہاد مسلمانوں کا دیکھا جاتا ہے کہ خدائے واحد کی قدرت و عظمت اور اُس کے علم کی لامحدود وسعت کا بیان ہو تو چہروں پر انقباض کے آثار ظاہر ہوتے ہیں مگر کسی پیر فقیر کا ذکر آجائے اور جھوٹی سچی کرامات اناپ شناپ بیان کر دی جائیں تو چہرے کھل پڑتے اور دلوں میں جذبات مسرت و انبساط جوش مارنے لگتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات توحید خالص کا بیان کرنے والا اُن کے نزدیک منکر اولیاء سمجھا جاتا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ وہو المستعان۔

(۶۱) یعنی جب ایسی موٹی باتوں میں بھی جھگڑے ہونے لگے اور اللہ کا اتنا وقار بھی دلوں میں باقی نہ رکھا تو اب تیرے ہی سے فریاد ہے۔ تو ہی ان جھگڑوں کا عملی فیصلہ فرمائیگا۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

اور اگر گنہگاروں کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین میں ہے سارا اور اتنا ہی اور اُسکے ساتھ تو سب دے ڈالیں اپنے چھوٹنے میں بُری طرح کے عذاب

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

سے دن قیامت کے اور نظر آئے اُن کو اللہ کی طرف سے جو خیال بھی نہ رکھتے تھے اور نظر آئیں اُن کو بُرے کام اپنے جو کماتے تھے اور

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً

الٹ پڑے اُن پر وہ چیز جس پر ٹھٹھا کرتے تھے ع ۶۲ سو جب آ لگتی ہے آدمی کو کچھ تکلیف ہم کو پکارنے لگتا ہے ف ۶۳ پھر جب ہم بخشیں اسکو

Brought To You By www.e-iqra.info

مِّنَّا ۚ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۹

اپنی طرف سے کوئی نعمت کہتا ہے یہ تو مجھ کو ملی کہ پہلے سے معلوم تھی ف۶۴ کوئی نہیں یہ جانچ ہے پر وہ بہت سے لوگ نہیں سمجھتے ف۶۵

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۵۰ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

کہہ چکے ہیں یہ بات ان سے اگلے پھر کچھ کام نہ آیا ان کو جو کماتے تھے پھر پڑ گئیں ان پر برائیاں جو

كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۵۱

کمائی تھیں ف۶۶ اور جو گنہگار ہیں ان میں سے ان پر بھی اب پڑیں گی میں برائیاں جو کمائی میں اور وہ نہیں تھکانے والے ف۶۷

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور کیا نہیں جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہے[3] روزی جس کے واسطے چاہے اور ناپ کر دیتا ہے البتہ اس میں پتے ہیں ان لوگوں کیواسطے جو

يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ ع ۱۱ ۲

مانتے ہیں ف۶۸ کہہ دے اے بندو میرے جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ

بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنیوالا مہربان ف۶۹ اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اسکی حکمبرداری کرو پہلے اس کے

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۵۴ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

کہ آئے تم پر عذاب۔ پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئیگا ف۷۰ اور چلو بہتر بات پر جو اتری تمہاری طرف تمہارے رب سے پہلے اس کے کہ

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۵۵ ع

پہنچے تم پر عذاب اچانک اور تم کو خبر نہ ہو ف۷۱

(۶۲) **آخرت میں مال کام نہیں آئے گا۔** یعنی جب قیامت کے دن ان اختلافات کا فیصلہ سنایا جائیگا اس وقت جو ظالم شرک کر کے خدا تعالیٰ کی شان گھٹاتے تھے ان کا سخت برا حال ہوگا۔ اگر اس روز فرض کیجیے کل روئے زمین کے خزانے بلکہ اس سے بھی زائد ان کے پاس موجود ہوں تو چاہیں گے کہ سب دے دلا کر کسی طرح اپنا پیچھا چھڑا لیں، جو بدمعاشیاں دنیا میں کی تھیں سب ایک ایک کر کے ان کے سامنے ہونگی۔ اور ایسے قسم قسم کے ہولناک عذابوں کا مزہ چکھیں گے جو کبھی ان کے خیال و گمان میں بھی نہ گزرے تھے۔ غرض توحید خالص اور دین حق سے جو ٹھٹھا کرتے تھے اس کا وبال پڑ کر رہیگا۔ اور جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑیگا۔

(۶۳) **خوشی و تکلیف میں مشرکین کی دوعملی** یعنی جس کے ذکر سے چڑتا تھا مصیبت کے وقت اسی کو پکارتا ہے اور جن کے ذکر سے خوش ہوتا تھا انہیں بھول جاتا ہے۔

(۶۴) یعنی قیاس یہ ہی چاہتا تھا کہ یہ نعمت مجھ کو ملے۔ کیونکہ مجھ میں اس کی لیاقت تھی اور اس کی کمائی کے ذرائع کا علم رکھتا تھا اور خدا کو میری استعداد و اہلیت معلوم تھی، پھر مجھے کیوں نہ ملتی۔ غرض اپنی لیاقت اور عقل پر نظر کی، اللہ کے فضل و قدرت پر خیال نہ کیا۔

[1] معلوم ہو چکی۔ [2] نہ پڑیں۔ [3] پھیلا دیتا ہے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۶۵) **نعمت امتحان ہے** | یعنی ایسا نہیں بلکہ یہ نعمت خدا کی طرف سے ایک امتحان ہے کہ بندہ اُسے لیکر کہاں تک مُنعم حقیقی کو پہچانتا اور اُس کا شکر ادا کرتا ہے۔ اگر ناشکری کی گئی تو یہ ہی نعمت نقمت بن کر وبال جان ہو جائیگی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کہتے ہیں "یہ جانچ ہے کہ عقل اُس کی دوڑنے لگتی ہے تا اپنی عقل پر بہکے۔ وہ ہی عقل رہتی ہے اور آفت آپہنچتی ہے" پھر کسی کے ٹالے نہیں ٹلتی۔

(۶۶) چنانچہ قارون نے یہ ہی کہا تھا۔ اُس کا جو حشر ہوا وہ پہلے گذر چکا۔

(۶۷) یعنی جیسے پہلے مجرموں پر اُن کی شرارتوں کا وبال پڑا، موجودالوقت مشرکین پر بھی پڑنے والا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو سزا دینا چاہیگا یہ روپوش ہو کر یا اور کسی تدبیر سے اُس کو تھکا نہیں سکتے۔

(۶۸) **فراخی و تنگی مقبولیت کا معیار نہیں** | یعنی دنیا میں محض روزی کا کشادہ یا تنگ ہونا کسی شخص کے مقبول یا مردود ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ نہ روزی کا ملنا کچھ عقل و ذہانت اور علم و لیاقت پر منحصر ہے۔ دیکھ لو کتنے بیوقوف، یا بدمعاش چین اُڑا رہے ہیں، اور کتنے عقلمند اور نیک آدمی فاقے کھینچتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی عقل دوڑانے اور تدبیر کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہے، ایک کو تنگ۔ جان لو کہ (صرف) عقل کا کام نہیں (کہ اپنے اوپر روزی کشادہ کرلے) بلکہ یہ تقسیم رزّاقِ حقیقی کی حکمت و مصلحت کے تابع اور اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

(۶۹) **اللہ کی بے پایاں رحمت کا اعلان!** | یہ آیت ارحم الراحمین کی رحمت بے پایاں اور عفو و درگذر کی شان عظیم کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج مریضوں کے حق میں اکسیر شفا کا حکم رکھتی ہے۔ مشرک، ملحد، زندیق، مرتد، یہودی، نصرانی، مجوسی، بدعتی، بدمعاش، فاسق، فاجر کوئی ہو آیت ہذا کو سُننے کے بعد خدا کی رحمت سے بالکلیہ مایوس ہو جانے اور آس توڑ کر بیٹھ جانے کی اُس کے لیے کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ اللہ جس کے چاہے سب گناہ معاف کر سکتا ہے کوئی اُس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا۔ پھر بندہ ناامید کیوں ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ اُس کے دوسرے اعلانات میں تصریح کر دی گئی کہ کفر و شرک کا جرم بدون توبہ کے معاف نہیں کریگا۔ لہٰذا "اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا" کو "لِمَنْ یَّشَآءُ" کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری ہے کما قال تعالیٰ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ" (نساء رکوع ۱۶) اس تقلید سے یہ لازم نہیں آتا کہ بدون توبہ کے اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹا بڑا قصور معاف ہی نہ کر سکے اور نہ یہ مطلب ہوا کہ کسی جرم کے لئے توبہ کی ضرورت ہی نہیں بدون توبہ کے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ قید صرف مشیت کی ہے اور مشیت کے متعلق دوسری آیات میں بتلا دیا گیا کہ وہ کفر و شرک سے بدون توبہ کے متعلق نہ ہوگی۔ چنانچہ آیۂ ہذا کی شان نزول بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ اگلی آیت کے فائدے سے معلوم ہوگا۔

(۷۰) **توبہ و انابت کا حکم** | منقرت کی اُمید دلا کر یہاں سے توبہ کی طرف متوجہ فرمایا۔ یعنی گذشتہ غلطیوں پر نادم ہو کر اور اللہ کے بے پایاں جود و کرم سے شرما کر کفر و عصیان کی راہ چھوڑ دو، اور اُس رب کریم کی طرف رجوع ہو کر اپنے کو بالکلیہ اُسی کے سپرد کر دو۔ اُس کے احکام کے سامنے نہایت عجز و اخلاص کے ساتھ گردن ڈال دو۔ اور خوب سمجھ لو کہ حقیقت میں نجات محض اُس کے فضل سے ممکن ہے۔ ہمارا رجوع و انابت بھی بدون اُس کے فضل و کرم کے میسّر نہیں ہو سکتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا۔ جو کفار دشمنی میں لگے رہے تھے سمجھے کہ لاریب اُس طرف اللہ ہے۔ یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی۔ دشمنی کی، لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کیے تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ قبول نہ کرے، ناامید مت ہو، توبہ کرو اور رجوع ہو، بخشے جاؤ گے مگر

Brought To You By www.e-iqra.info

جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی اُس وقت کی توبہ قبول نہیں۔ نہ اُس وقت کوئی مدد کو پہنچ سکتا ہے۔

(۷۱) **عذاب سے پہلے قرآن کی اطاعت کرو** | بہتر بات سے مراد قرآن کریم ہے۔ یعنی قرآنی ہدایات پر چل کر عذاب آنے سے پہلے اپنے مستقبل کی روک تھام کرلو، ورنہ معائنۂ عذاب کے بعد کچھ تدارک نہ ہو سکیگا نہ کوئی تدبیر بن پڑیگی عذاب الٰہی اس طرح ایک دم آدبائے گا کہ خبر بھی نہ ہوگی کہاں سے آگیا۔

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾

کہیں کہنے لگے کوئی جی حیف اے افسوس اس بات پر کہ میں کوتاہی کرتا رہا اللہ کی طرف سے اور میں تو ہنستا ہی رہا ف۷۲

أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي

یا کہنے لگے اگر اللہ مجھ کو راہ دکھاتا تو میں ہوتا ڈرنے والوں میں ف۷۳ یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کو کسی طرح مجھ کو پھر جانا ہے

كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

تو میں ہو جاؤں نیکی والوں میں ف۷۴ کیوں نہیں پہنچ چکی تھی تیرے پاس میرے حکم پھر تو نے انکو جھٹلایا اور غرور کیا اور

كُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ

تو تھا منکروں میں ف۷۵ اور قیامت کے دن تو دیکھے اُن کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ اُن کے منہ ہوں سیاہ ف۷۶

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا

کیا نہیں دوزخ میں ٹھکانا غرور والوں کا ف۷۷ اور بچائیگا اللہ اُن کو جو ڈرتے رہے اُنکے بچاؤ کی جگہ نہ لگے اُن کو برائی اور نہ وہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ

غمگین ہوں ف۷۸ اللہ بنانے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے اُسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٣﴾ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي ع ۳

کی اور زمین کی اور جو منکر ہوئے ہیں اللہ کی باتوں کے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں ٹوٹے میں پڑے ف۷۹ تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسی کو بتلاتے ہو کہ

أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿٦٤﴾

پوجوں اے نادانو ف۸۰

(۷۲) **محشر میں کفار کی ندامت** | یعنی ہوا و ہوس، رسم و تقلید اور دنیا کے مزوں میں پڑ کر خدا کو کچھ سمجھا ہی نہیں۔ اس کے دین کی اور پیغمبروں کی اور جس ہولناک انجام سے پیغمبر ڈرایا کرتے تھے، سب کی ہنسی اُڑاتا رہا۔ ان چیزوں کی کوئی حقیقت ہی نہ سمجھی۔ افسوس خدا کے پہچاننے اور اُس کا حق ماننے میں میں نے کس قدر کوتاہی کی۔ جس کے نتیجہ میں آج یہ بُرا وقت دیکھنا پڑا۔ یہ بات کافر محشر میں کہیگا اور اگر آیت کا مضمون کفار و عصاۃ کو عام رکھا جائے تو "اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ" کے معنی "وَعَمِلْتُ عَمَلَ سَاخِرٍ مُسْتَهْزِئٍ" کے ہوں گے۔ کما فسرہ ابن کثیرؒ۔

ف۵ کبھی ف۶ شخص۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۷۳) جب حسرت وافسوس کر کام نہ چلیگا تو اپنا دل بہلانے کے لیے یہ عذر لنگ پیش کریگا کہ کیا کہوں خدا نے مجھ کو ہدایت نہ کی۔ وہ ہدایت کرنا چاہتا تو میں بھی آج متقین کے درجہ میں پہنچ جاتا۔ (اس کا جواب آگے آتا ہے۔ "بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ" الخ اور ممکن ہے یہ کلام بطریق اعتذار واحتجاج نہ ہو بلکہ محض اظہار یاس کے طور پر ہو۔ یعنی میں اپنی سوء استعداد اور بدتمیزی کی وجہ سے اس لائق نہ تھا کہ اللہ مجھ کو راہ دکھا کر منزل مقصود تک پہنچا دیتا۔ اگر مجھ میں اہلیت واستعداد ہوتی اور اللہ میری دستگیری فرماتا تو میں بھی آج متقین کے زمرہ میں شامل ہوتا۔

(۷۴) دوبارہ دنیا میں آنے کی تمنا جب حسرت اور اعتذار دونوں بیکار ثابت ہوں گے اور دوزخ کا عذاب آنکھوں کے سامنے آجائیگا اُس وقت شدت اضطراب سے کہے گا کہ کسی طرح مجھ کو ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے تو دیکھو میں کیسا نیک بنکر آتا ہوں۔

(۷۵) کفار کی یہ تمنا بھی غلط ہے یعنی غلط کہتا ہے۔ کیا اللہ نے راہ نہیں دکھلائی تھی اور اپنے پیغمبروں کو نشانات اور احکام دیکر نہیں بھیجا تھا مگر تو نے تو اُن کی کوئی بات ہی نہیں سُنی۔ جو کچھ کہا گیا غرور اور تکبر سے اُسے جھٹلاتا رہا تیری نیچی قبول حق سے مانع رہی۔ اور بات یہ ہے کہ اللہ کو ازل سے معلوم تھا کہ تو اس کی آیات کا انکار کریگا۔ اور تکبر وسرکشی کر پیش آئیگا، تیرے مزاج اور طبیعت کی اُفتاد ہی ایسی ہے۔ اگر ہزار مرتبہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے تب بھی اپنی حرکات سے باز نہیں آسکتا۔ "وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (انعام رکوع ۳) ایسے لوگوں کی نسبت خدا کی عادت نہیں کہ اُنکو عروس کامیابی سے ہمکنار کرے

(۷۶) قیامت میں مکذبین کے چہرے کالے ہوں گے اللہ کی طرف سے جو سچی بات آئے اُس کو جھٹلانا یہ ہی اللہ پر جھوٹ بولنا ہے۔ کیونکہ جھٹلانے والا دعوے کرتا ہے کہ اللہ نے فلاں بات نہیں کہی حالانکہ واقع میں کہی ہے اس جھوٹ کی سیاہی قیامت کے دن اُن کے چہروں پر ظاہر ہوگی۔

(۷۷) تکبر کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ پہلے "فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ" میں دو صفتیں کافر کی بیان ہوئی تھیں۔ تکذیب جو مشتمل ہے کذب پر اور استکبار وغرور، یہاں بتلا دیا کہ کذب ودروغ سے اُن کے مُنہ کالے ہوں گے اور غرور وتکبر کا ٹھکانا دوزخ کے سوا کہیں نہیں۔

(۷۸) متقین کا مقام یعنی اللہ تعالیٰ متقین کو اُن کے ازلی فوز وسعادت کی بدولت کامیابی کے اُس بلند مقام پر پہنچائیگا جہاں ہر قسم کی بُرائیوں سے محفوظ اور ہر طرح کے فکر وغم سے آزاد ہوں۔

(۷۹) کفر کرنے والے ہی گھاٹے میں ہیں یعنی ہر چیز کو اُس نے پیدا کیا اور پیدا کرنے کے بعد اُس کی بقاء وحفاظت کا ذمہ دار بھی وہ ہی ہوا اور زمین وآسمان کی تمام چیزوں میں تصرف واقتدار بھی اُسی کو حاصل ہے کیونکہ سب خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ پھر ایسے خدا کو چھوڑ کر آدمی کہاں جائے۔ چاہیے کہ اُسی کے غضب سے ڈرے اور اُسی کی رحمت کا اُمیدوار رہے۔ کفر وایمان اور جنت ودوزخ سب اُسی کے زیر تصرف ہیں۔ اُس کی باتوں سے مُنکر ہو کر آدمی کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ کیا اُس سے منحرف ہو کر آدمی کسی فلاح کی اُمید رکھ سکتا ہے۔

(۸۰) آنحضرتؐ کو شرک کی دعوت اور اُسکا جواب یعنی انتہائی نادانی اور حماقت وجہالت یہ ہے کہ آدمی خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرے اور پیغمبر خدا سے (معاذ اللہ) یہ طمع رکھے کہ وہ اُس کے راستہ پر آجائیں گے۔ بعض روایات میں ہے کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیوتاؤں کی پرستش کی طرف بلایا تھا، اُس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

Brought To You By www.e-iqra.info

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو کہ اگر تو نے شریک مان لیا تو اکارت جائینگے تیرے عمل اور تو ہوگا ٹوٹے

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ

میں پڑا نہیں بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والوں میں ف۸۱ اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے ف۸۲

وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں اسکے داہنے ہاتھ میں وہ پاک ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک ٹھہراتے ہیں ف۸۳

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ

اور پھونکا جائے صور میں پھر بیہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے پھر پھونکی جائے

فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ

دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے ف۸۴ اور چمکے زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھریں دفتر اور حاضر آئیں

بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہو ان میں انصاف سے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۸۵ اور پورا ملے ہر جی کو جو اس نے کیا ف۸۶

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا ۷ ۴

اور اسکو خوب خبر ہے جو کچھ کرتے ہیں ف۸۷ اور ہانکے جائیں جو منکر تھے دوزخ کی طرف گروہ گروہ ف۸۸ یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَ

اس پر کھولے جائیں اسکے دروازے ف۸۹ اور کہنے لگیں انکو اسکے داروغے ف۹۰ کیا نہ پہنچے تھے تمہارے پاس رسول تم میں کے ف۹۱ پڑھتے تھے تم پر باتیں تمہارے رب کی اور

یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾

ڈراتے تم کو اس تمہارے دن کی ملاقات سے بولیں کیوں نہیں پر ثابت ہوا حکم عذاب کا منکروں پر ف۹۲

(۸۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت | یعنی عقلی حیثیت سے دیکھا جائے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنا، باقی رکھنا، اور ان میں ہر قسم کے تصرفات کرتے رہنا صرف اللہ کا کام ہے تو عبادت کا مستحق بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور نقلی حیثیت سے لحاظ کرو تو تمام انبیاء اللہ اور ادیان سماویہ توحید کی صحت اور شرک کے بطلان پر متفق ہیں بلکہ ہر نبی کو بذریعہ وحی بتلا دیا گیا ہے کہ (آخرت میں) مشرک کے تمام اعمال اکارت ہیں اور شرک کا انجام خالص حرمان و خسران کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا انسان کا فرض ہے کہ وہ ہر طرف سے ہٹ کر ایک خدائے قدوس کو پوجے اور اس کا شکر گزار و وفادار بندہ بنے۔ اس کے عظمت و جلال کو سمجھے۔ عاجز و حقیر مخلوق کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔ اس کو اسی طرح بزرگ و برتر مانے جیسا وہ واقع میں ہے۔

(۸۲) مشرکین اللہ کو نہیں سمجھتے | یعنی مشرکین نے اس کی عظمت و جلال اور بزرگی و برتری کو وہاں تک نہ سمجھا اور ملحوظ نہ رکھا جہاں تک ایک بندہ کو سمجھنا اور ملحوظ رکھنا چاہیئے تھا۔ اس کی شان رفیع اور مرتبۂ بلند کا اجمالی تصور رکھنے والا

ف۵۱ اس کا ف۵۲ شخصی ف۵۳ سناتے تم کو

Brought To You By www.e-iqra.info

کیا عاجز و محتاج مخلوق حتیٰ کہ پتھر کی بیجان مورتیوں کو اُس کا شریک تجویز کر سکتا ہے۔ حاشا و کلّا۔ آگے اُس کی بعض شئون عظمت و جلال کا بیان ہے۔

(۸۳) زمین و آسمان ایک مٹھی میں یعنی جس کی عظمت شان کا یہ حال ہے کہ قیامت کے دن کل زمین اُس کی ایک مٹھی میں اور سارے آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے ایک ہاتھ میں ہوں گے، اُس کی عبادت میں بیجان یا عاجز و محتاج مخلوق کو شریک کرنا کہاں تک روا ہوگا۔ وہ شرکاء تو خود اُس کی مٹھی میں پڑے ہیں۔ جس طرح چاہے اُن پر تصرف کرے۔ ذرا کان یا زبان نہیں ہلا سکتے۔ (تنبیہ) مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ کے متعلق سورۂ "انبیاء" کی آیت يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ الخ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے۔ اور "یمین" وغیرہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں جن پر بلا کیف ایمان رکھنا واجب ہے بعض احادیث میں ہے۔ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ (اُس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) اِس سے تجسّم، تحیّز اور جہت وغیرہ کی نفی ہوتی ہے۔

(۸۴) تیسرا نفخ صور! حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں۔ ایک بار نفخ صور ہے عالم کے فنا کا، دوسرا ہے زندہ ہونے کا، یہ تیسرا بعد حشر کے ہے بیہوشی کا، چوتھا خبردار ہونے کا، اُس کے بعد اللہ کے سامنے سب کی پیشی ہوگی"۔ اور تبعیز بسیر۔ لیکن اکثر علمائے محققین کے نزدیک کل دو مرتبہ نفخ صور ہوگا۔ پہلی مرتبہ میں سب کے ہوش اُڑ جائیں گے۔ پھر زندے تو مُردے ہو جائیں گے اور جو مر چکے تھے اُن کی ارواح پر بیہوشی کی کیفیت طاری ہو جائیگی۔ بعدہٗ دوسرا نفخہ ہوگا جس سے مردوں کی ارواح ابدانِ کی طرف واپس آجائیں گی اور بیہوشوں کو افاقہ ہوگا۔ اُس وقت محشر کے عجیب و غریب منظر کو حیرت زدہ ہو کر تکتے رہیں گے۔ پھر خداوند قدوس کی پیشی میں تیزی کے ساتھ حاضر کیے جائیں گے۔ (تنبیہ) اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے بعض نے جبریل، میکائیل اسرافیل اور ملک الموت مُراد لیے ہیں۔ بعض نے ان کے ساتھ حملۃ العرش کو بھی شامل کیا ہے۔ بعض کے نزدیک انبیاء و شہداء مراد ہیں واللہ اعلم۔ بہرحال یہ استثناء اُس نفخہ کے وقت ہوگا۔ اُس کے بعد ممکن ہے اُن پر بھی فنا طاری کر دی جائے۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (المؤمن۔ رکوع ۲)۔

(۸۵) حساب کیلئے حق تعالیٰ کا نزول یعنی اس کے بعد حق تعالیٰ حساب کے لئے اپنی شان کے مناسب نزول اجلال فرمائیں گے (کما ورد فی بعض روایات الدر المنثور) اُس وقت حق تعالیٰ کی تجلی اور نور بے کیف سے محشر کی زمین چمک اُٹھے گی حساب کا دفتر کھلے گا۔ سب کے اعمالنامے سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ انبیاء علیہم السلام اور دوسرے گواہ دربار میں حاضر ہوں گے اور ہر شخص کے اعمال کا نہایت انصاف سے ٹھیک ٹھیک فیصلہ سنایا جائے گا۔ کسی پر کسی طرح کی زیادتی نہ ہوگی۔ (تنبیہ) شہداء" سے مُراد علاوہ انبیاء علیہم السلام کے فرشتے، اُمّت محمدیہ کے لوگ اور انسان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ سب ہو سکتے ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحبؒ نے ہر اُمت کے نیک آدمی مُراد لیے ہیں۔

(۸۶) یعنی نیکی کے بدلہ میں کمی اور بدی کے بدلہ میں زیادتی نہ ہوگی جس کا جتنا اچھا یا بُرا عمل ہے سب خدا کے علم میں ہے اُسی کے موافق بدلہ ملیگا۔ جس کی کچھ تفصیل آگے آتی ہے۔

(۸۷) یعنی گواہ آتے ہیں اُن کے الزام کو۔ ورنہ اللہ سے کیا چیز پوشیدہ ہے (کذا فی الموضح)

(۸۸) کفار کو دوزخ کی طرف ذلّت سے ہانکا جائیگا۔ یعنی تمام کافروں کو دھکے دیکر نہایت ذلت و خواری کے ساتھ دوزخ کی طرف ہانکا جائیگا۔ اور چونکہ کفر کے اقسام و مراتب بہت ہیں، ہر قسم اور ہر درجہ کے کافروں کا گروہ الگ الگ کر دیا جائیگا۔

(۸۹) جس طرح دنیا میں جیلخانہ کا پھاٹک کھلا نہیں رہتا، جب کسی قیدی کو داخل کرنا ہوتا ہے کھول کر داخل کرتے اور پھر بند

Brought To You By www.e-iqra.info

کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی وہاں جس وقت دوزخی دوزخ کے قریب پہنچیں گے دروازے کھول کر اُس میں دھکیل دیا جائیگا۔ اُس کے بعد دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ کما قال تعالیٰ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (ہمزہ)

(۹۰) **دوزخ کے فرشتوں کی ملامت** | یعنی جو فرشتے دوزخ کے محافظ ہیں وہ کفار سے بطور ملامت یہ کہیں گے۔

(۹۱) یعنی جن سے تم کو بسبب ہمجنس ہونے کے فیض لینا بہت آسان تھا۔

(۹۲) یعنی پیغمبر کیوں نہیں آئے۔ ضرور آئے ہم کو اللہ کی باتیں سُنائیں، اور آج کے دن سے بہت کچھ ڈرایا۔ لیکن ہماری بدبختی اور نالائقی کہ ہم نے اُن کا کہا نہ مانا، آخر خدا کی اٹل تقدیر سامنے آئی اور عذاب کا حکم ہم کافروں پر ثابت ہو کر رہا۔ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ

حکم ہو دے گا کہ داخل ہو جاؤ دروازوں میں دوزخ کے سدا رہنے کو اُس میں سو کیا بُری جگہ ہے رہنے کی غرور والوں کو ف۹۳ اور ہانکے جائیں

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب کو جنت کو گروہ گروہ ف۹۴ یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں اُس پر اور کھولے جائیں اُسکے دروازے اور کہنے لگیں

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اُن کو داروغہ اُس کے سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو ف۹۵ اور وہ بولیں شکر اللہ کا جس نے سچا کیا ہم

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

سے اپنا وعدہ ف۹۶ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا ف۹۷ گھر لیویں بہشت میں سے جہاں چاہیں ف۹۸ سو کیا خوب بدلا ہے محنت کرنیوالوں کا

وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور تو دیکھے فرشتوں کو گھر رہے ہیں عرش کے گرد پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور فیصلہ ہوتا ہے اُن میں

بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

انصاف کا اور یہی بات کہتے ہیں کہ سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا ف۹۹

(۹۳) یعنی تم نے شیخی اور غرور میں آکر اللہ کی بات نہ مانی۔ اب ہمیشہ دوزخ میں پڑے اُس کا مزہ چکھتے رہو۔

(۹۴) یعنی ایمان و تقویٰ کے مدارج چونکہ متفاوت ہیں ہر درجہ کے مومنین متقین کی جماعت الگ ہوگی اور اُن سب جماعتوں کو نہایت شوق دلا کر جلدی جلدی جنت کی طرف روانہ کیا جائیگا۔

(۹۵) **اہل جنت کا استقبال و اکرام** | یعنی جس طرح مہمانوں کے لئے اُن کی آمد سے پہلے مہمان خانہ کا دروازہ کھلا رکھا جاتا ہے۔ جنتی وہاں پہنچ کر جنت کے دروازے کھلے پائیں گے۔ کما قال فی موضع آخر مُفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ (ص رکوع ۴) اور خدا کے فرشتے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ کلمات سلام و ثناء وغیرہ سے اُن کا استقبال کریں گے اور جنت میں رہنے کی بشارت سُنائیں گے۔

(۹۶) **اہل جنت کا شکر** | یعنی خدا کا شکر جو وعدے انبیاء کی زبانی دنیا میں کیے گئے تھے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۹۷) یعنی جنت کی زمین کا۔

(۹۸) **جنت میں جہاں چاہو رہو۔** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں اُن کو حکم ہے جہاں چاہیں رہیں۔ لیکن ہر کوئی وہ ہی جگہ چاہیگا جو اُس کے واسطے پہلے سے رکھی ہے" اور بعض کے نزدیک مُراد یہ ہے کہ جنت میں سیر و ملاقات کے لئے کہیں آنے جانے کی روک ٹوک نہ ہوگی۔

(۹۹) **عرش کے گرد ملئکہ کا ہجوم** یعنی حق تعالیٰ جب حساب کتاب کے لئے نزول اجلال فرمائیں گے اُس وقت فرشتے عرش کے گرد اگرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے۔ اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک انصاف کا فیصلہ کر دیا جائیگا۔ جس پر ہر طرف سے جوش و خروش کے ساتھ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کا نعرہ بلند ہوگا یعنی ساری خوبیاں اُس خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے (جس نے سارے جہان کا ایسا عمدہ فیصلہ کیا) اسی نعرۂ تحسین پر دربار برخاست ہو جائیگا۔ عموماً مفسرین نے آیت کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ لیکن حضرت شاہ صاحبؒ نے آیت کو حالت راہنہ پر حمل کیا اور قُضِیَ بَیْنَہُمْ کی ضمیر ملائکہ کی طرف راجع کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ "فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک فرشتہ (ملائے اعلیٰ میں) اپنے قاعدہ سے ایک تدبیر بولتا ہے (کما یشیر الیہ اختصام الملأ الاعلیٰ و تفصیلہ فی حجۃ اللہ البالغہ) پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہ ہی ہوتی ہے حکمت کے موافق۔ یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی" واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ تم سورۃ الزمر بعون اللہ وتوفیقہ۔ وللہ الحمد۔

Brought To You By www.e-iqra.info